بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ — فی پرچہ ۱؎

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۷ فتح ۱۳۳۴ ہش | ۷ دسمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۸۵

اگر اقوام متحدہ میں نئے ممبر شامل کرنے کے متعلق تعطل دور نہ ہوا تو اس کی ذمہ داری بڑی طاقتوں پر ہوگی

جنرل اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی میں پاکستان کے نمائندے جناب محمد میر خاں کی تقریر

نیویارک ۶ دسمبر۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے محمد میر خاں نے کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ میں نئے ممبروں کی منظوریت کے متعلق تعطل دور نہ ہوا تو اس کی ذمہ داری بڑی طاقتوں پر عاید کی جائے گی۔ انہوں نے کل جنرل اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے مختلف ممالک کے نمائندوں پر زور دیا کہ انہیں بیک وقت ۱۸ ملکوں کو اقوام متحدہ میں شامل کرنے کی حمایت کرنی چاہئیے۔ ان میں پانچ کمیونسٹ ملک بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا اگر بڑی قوموں کے درمیان اقوام متحدہ کے اصولوں اور طریق کار کے بارے میں بھی مفاہمت نہ ہو سکی تو دوسری قوموں کی امیدوں کو مایوسی میں تبدیل کرنے کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔

بہت سے ملک ایسے ہیں جو اس بین الاقوامی تنظیم کا رکن بننا چاہتے ہیں اور وہ اس تنظیم کے مقاصد کو پورا کرنے میں اہم خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو اقوام متحدہ کے متعدد اداروں میں شامل ہو کر نمایاں حصہ بھی لے چکے ہیں اور اپنی اہمیت واضح کر چکے ہیں۔

مسٹر ایڈن صدر آئزن ہاور سے ملاقات کرنے کے لئے آئندہ ماہ امریکہ جائیں گے

دونوں زعما باہمی مفاد کے امور پر تبادلہ خیالات کریں گے

لنڈن ۶ دسمبر۔ برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن صدر آئزن ہاور سے دونوں ملکوں کے باہمی مفاد کے معاملات پر بات چیت کرنے کیلئے آئندہ ماہ واشنگٹن جا رہے ہیں۔ انہوں نے کل دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ۱۳ جنوری کو وہاں پہنچیں گے اور چند دن قیام کرکے صدر امریکہ سے باہمی مفاد کے امور پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر میکملن بھی ان کے ساتھ جائیں گے وہاں سے یہ دونوں برطانوی زعما کینیڈا کے وزیر اعظم سے بات چیت کرنے کے لئے اوٹاوا روانہ ہو جائیں گے۔

مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلی نے مسٹر ایڈن کے عزم امریکہ کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ صدر آئزن ہاور کی صحت اب بہتر ہو گئی ہے۔ وہ اب برطانوی لیڈروں سے اہم سیاسی امور کے متعلق تبادلہ خیالات کر سکیں گے۔

آزاد کشمیر میں جڑی بوٹیوں کا ابتدائی جائزہ مکمل ہو گیا

مظفر آباد ۶ دسمبر۔ آزاد کشمیر میں جڑی بوٹیوں کا ابتدائی جائزہ مکمل ہو گیا ہے۔ اس جائزے کے نتیجے میں جو معلومات فراہم ہوئی ہیں انہیں حکومت آزاد کشمیر شائع کر رہی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ دسمبر (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت میں نسبتاً افاقہ ہے لیکن گذشتہ رات اعصابی بےچینی رہی اور کافی وقت بے خوابی میں گذرا۔ احباب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی حالت بحیثیت مجموعی پہلے سے بہتر ہے لیکن ابھی تک درد اور گھبراہٹ کا سلسلہ چل رہا ہے۔ آج رات نیند بھی بہت کم آئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے مؤرخہ ۳ دسمبر کو ایک پارٹی زیر نگرانی مکرم عبدالباسط صاحب معتمد ربوہ خانیوال میں ریلیف کا کام کرنے کے لئے بھیجی گئی ہے۔ یہ خدام جن میں بعض معمار اور نجار بھی شامل ہیں، زیادہ تر مکانوں کی تعمیر کا کام کریں گے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں
ولادت!

یکم دسمبر اور ۲ دسمبر ۱۹۵۵ء کی درمیانی شب میجر رفیع الزماں خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا نواسہ اور جناب رفیع الزماں خان صاحب (آف قائم گنج یو۔پی) حال کراچی کا پوتا ہے۔ ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور جناب رفیع الزماں خان صاحب اور ہر دو خاندانوں کو دلی مبارکباد عرض کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ دراز عمر عطا کرے، دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مغربی طاقتوں کے وزراء خارجہ کا اجلاس!

پیرس ۶ دسمبر۔ برلن کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے اگلے ہفتے یہاں تین مغربی طاقتوں برطانیہ امریکہ اور فرانس کے وزراء خارجہ کا اجلاس ہو رہا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مدراس میں طوفان کی وجہ سے ۱۲۰ افراد کی ہلاکت

نئی دہلی ۶ دسمبر۔ پچھلے ہفتہ کے اختتام پر مدراس کے ساحلی علاقے میں جو طوفان آیا تھا اس کی وجہ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک سو بیس تک پہنچ چکی ہے۔ ایک علاقہ میں پچاس ہزار مکانوں میں سے ۲۵ ہزار مکانوں کو سخت نقصان پہنچا ہے اور تین لاکھ آدمی بے خانماں ہو گئے ہیں۔

تعلیم یافتہ مخلص نوجوان خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں

— از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ —

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبات تقریروں اور مجالس میں بار بار نوجوانوں کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ خدمت سلسلہ کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ سلسلہ کا ہر رکن ایک ایسی کڑی میں منسلک ہے کہ خواہ وہ کوئی کام بھی کر رہا ہو وہ خدمت دین میں شامل ہے اس ضمن میں صدر انجمن احمدیہ کو تجارت و صنعت کے کاموں کیلئے ایسے تعلیم یافتہ مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو ایف اے/ایف ایس سی۔ بی اے/بی ایس سی یا ایم اے/ایم ایس سی پاس ہوں۔ ایسے نوجوانوں کو حسب استعداد ان کاموں کی ٹریننگ دلا کر ان سے کام لیا جائے گا۔ اس لئے ایسی تعلیم رکھنے والے نوجوانوں کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنے تئیں وقف کریں۔ وقف کی یہ درخواستیں متعلقہ جماعتوں کے امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی مصدقہ ہونی چاہئیں۔ جو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھجوائی جائیں۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان بھی خیال رکھیں اور جو مخلص نوجوان ان کے علم میں اس قابل ہوں ان کو وقف کی تحریک فرماویں۔ اس بات کو بھی مدنظر رکھا جائے کہ اگرچہ شروع شروع میں واقفین کو گذارہ کیلئے بہت کم رقم ملتی ہے مگر خدا کے فضل سے جوں جوں سلسلہ ترقی کریگا۔ آمدنیاں بڑھیں گی۔ تو اس کا فائدہ بھی انہی واقفین کو ملیگا جنہوں نے مشکلات کے وقت سلسلہ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے سلسلہ کی خدمت کی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۵۵ء

مذہب کی طرف واپسی

روزنامہ کوہستان راولپنڈی کی اشاعت یکم دسمبر ۱۹۵۵ء کے تیسرے صفحہ پر ایک مختصر مقالہ "مذہب کی جانب انسان کی واپسی" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ مقالہ لکھنے والے کا نام یا کوئی اور حوالہ درج نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی امریکی رسالہ کے مضمون کا ترجمہ ہے۔ اس مقالہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح امریکی نوجوان جو مذہب سے پہلے بیزار تھے۔ مذہب کی طرف عود کر رہے ہیں۔ ہم یہ مقالہ آج الفضل میں کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔ اس مقالہ کے پڑھنے سے یہ امر واضح ہوتا ہے۔ کہ امریکہ کے نوجوان جنہوں نے سائنس سے متاثر ہو کر مذہب سے بیزاری کا اظہار کیا تھا۔ اب سائنس سے بیزار ہو کر مذہب کی طرف آ رہے ہیں۔

اس انقلاب کی کیا وجوہات ہیں۔ ولیم جیو ہگن نے بتایا ہے۔ کہ اس انقلاب کی وجہ وہ خطرہ ہے۔ جو ایٹمی ایجادات نے پوری انسانیت کی تباہی کا دلوں کو لگا دیا ہے۔ پروفیسر کلیرنس شیڈ نے فرمایا ہے۔ کہ آج کی نسل سائنس کی پیدا کردہ تشکیک سے اکتا چکی ہے وہ چاہتی ہے۔ کہ زندگی بسر کرنے کی کوئی مستقل بنیاد دستیاب ہو جائے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"آج کی نسل سائنس کی پیدا کردہ تشکیک سے تھک چکی ہے۔ اور اس میں زندگی بسر کرنے کی مستقل بنیادوں کی تلاش کا جذبہ بڑی شدت اختیار کر گیا ہے۔ انسان نے تشکیک پسندی کے غلبے کے تحت طرح طرح کے تصوّرات کے ساتھ اپنی وفاداریوں کے رشتے استوار کئے۔ مگر یہ تمام رشتے بار بار ٹوٹتے رہے۔ اور آج کے نوجوان اپنی وفاداری کا کوئی مستقل رشتہ ڈھونڈنا چاہتے ہیں۔"

(روزنامہ کوہستان راولپنڈی مورخہ یکم دسمبر ۱۹۵۵ء)

یہ وجوہات جو مسٹر ولیم جیو ہگن اور پروفیسر کلیرنس شیڈ نے بتائی ہیں۔ درست ہیں۔ اور یہ حقیقت بھی صاف نظر آ رہی ہے۔ کہ نہ صرف امریکہ بلکہ تمام دنیا جو مغربی تہذیب کے حلقہ اثر میں آئی ہوئی ہے۔ سائنس کے پیدا کردہ انتشار ذہنی سے اکتا چکی ہے۔ جو اس امر کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ یورپ نے جو عقلیت کے سہارے پر زندگی کے مسائل کو حل کرنے کی مہم آغاز کی تھی۔ وہ آخر کار ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اور زندگی کے مسائل کا حقیقی حل اسے محض اس ورلی دنیا کے تصورات میں محدود کر کے حاصل نہیں ہو سکتا۔

ان اقوام کی مذہب سے بیزاری کی وجوہات تھیں۔ ان کے سامنے ایک ایسا مذہب تھا۔ جس کو محض خیالی باتوں کا ایک گورکھ دھندہ بنا دیا گیا تھا۔ موجودہ عیسائیت دراصل رومن بت پرستانہ رسومات کا چربہ ہے۔ قدیم عیسائیوں نے یورپ کی بت پرست اقوام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے تقریباً تمام بت پرستانہ طریقے اختیار کر لئے تھے۔ اور جو جو رسومات ان کے دیوتاؤں کے ساتھ مخصوص تھیں۔ وہ عیسائیت میں داخل کر لی تھیں۔

انسان کو خدا بنا کر پوجنا قدیم سے بت پرستی کا خاصہ چلا آیا ہے۔ تمام بت پرست اقوام میں انسانوں کو دیوتا بنا کر پوجا جاتا رہا ہے۔ جن کا ٹھوس تصور جمانے کے لئے پتھر اور لکڑی وغیرہ کے بت بنائے جاتے تھے۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کا بیٹا بھی اسی غرض سے بنایا گیا۔ اسی طرح اور بھی بہت سے بت پرستانہ نظریات عیسائیت میں داخل کر لئے گئے۔

ظاہر ہے کہ انسان دیر تک ان کھلونوں سے بہلایا نہیں جا سکتا تھا۔ اسلام نے خالص توحید کا نعرہ بلند کر کے ان تمام بتوں کو توڑ دیا۔ اس کا اثر یورپ پر پڑنا بھی لازمی تھا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ سیاسی لڑائیوں نے اسلام کا صحیح چہرہ یورپ سے پردے میں رکھا۔ مگر عیسائیت کے غیر عقلی اصولوں سے اس کی بیزاری بڑھتی گئی۔ اور وہ عقلیت کا پرستار بن گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یورپ نے تمام علوم سے مذہب کے مسلمات کو نکال دیا۔ اور محض ظاہرا حواس کے تجربات و مشاہدات تک اپنے آپ کو محدود کر لیا۔ لیکن چونکہ انسان کی حقیقت صرف مادی حقائق تک محدود نہیں ہے۔ اس لئے اب وہ سائنس کے خشک نتائج سے بھی بیزار ہو گیا ہے۔

یہ دراصل یورپ کا بحرانی زمانہ ہے۔ وہ سائنس اور عقلیت سے بے شک اکتا گیا ہے۔ مگر سائنس اور عقلیت بذات خود زندگی کے نہایت موثر حقائق ہیں۔ اس لئے یہ تو اب ممکن نہیں۔ کہ یورپ اور امریکہ کا ذہنی طور پر ترقی یافتہ انسان سائنس اور عقلیت کو بالکل چھوڑ دے۔ اور عیسائیت کے غیر عقلی اصولوں کے دامن میں دوبارہ جا پڑے۔ کیونکہ جس طرح سائنس کی پیدا کردہ تشکیک سے آج وہ بیزار ہے۔ اسی طرح وہ کسی ایسے مذہب سے بھی پہلے ہی سے بیزار ہے۔ جو محض توہمات اور خیالی رسومات پر انحصار رکھتا ہو۔

یورپ کا نوجوان اس نقطہ پر تو پہنچ چکا ہے۔ کہ انسانی زندگی صرف مادیاتی حقائق پر قائم نہیں۔ بلکہ اس کے گہرے معنی بھی ہیں۔ جو طبعیات سے آگے مابعد الطبیعیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ یہ سمجھ گیا ہے۔ کہ انسان مادی ترقی خواہ کتنی بھی کرلے۔ اس کی فطرت حقیقی تسکین حاصل نہیں کر سکتی۔ وہ یہ محسوس کرنے لگا ہے۔ کہ باوجود بے پناہ مادی ایجادات کے انسانی زندگی میں ایک خلا رہ جاتا ہے۔ جس کو یہ ترقیات پُر نہیں کر سکتیں۔

ظاہر ہے کہ جو چیز اس خلا کو پُر کر سکتی ہے۔ وہ محض انسانی تخیل کی پیداوار نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ کوئی ایسی حقیقت ہونی چاہیئے۔ جو واقعی موجود ہو۔ جس کو وہ اسی طرح محسوس کر سکے۔ جس طرح ٹھوس اشیاء کو جن کو وہ اپنی ترقی یافتہ عقل کے پیمانوں سے ناپ سکے۔ اور جانچ پڑتال کر سکے۔

ایسی حقیقت صرف اسلام ہی پیش کر سکتا ہے۔ وہ حقیقی اسلام جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہے۔ جو ان عجمی اثرات سے مبرّا ہو۔ جو امتدادِ زمانہ سے اسلام کے پیرو کہلانے والوں پر پڑ چکے ہیں وہ اسلام جس کو اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔ وہ زندہ اسلام جو اس زمانہ میں بھی اپنی صداقت کا ثبوت روحانی تجربہ اور مشاہدہ سے دے سکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق علم الیقین سے گذر کر عین الیقین اور عین الیقین سے گذر کر حق الیقین کے درجہ تک پہنچا سکتا ہے۔ جو یہ ثابت کر سکتا ہے۔ کہ آج بھی اللہ تعالیٰ انسانوں سے اسی طرح کلام کرتا ہے۔ جس طرح قدیم صحف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے زمانے میں کرتا رہا ہے۔

سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ جس کا پیش لفظ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے تجویز فرمایا ہے۔ اور جس میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے علاوہ بیسیوں بزرگوں کے رقم فرمودہ ایمان افروز واقعات درج ہیں۔ خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں دیدہ زیب صورت میں طبع ہو کر دوستوں کے ہاتھوں میں ہو گی (انشاء اللہ) کتاب کا حجم $\frac{20 \times 30}{16}$ سائز پر تقریباً ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہو گا۔ اب بھی موقعہ ہے۔ جن دوستوں کو حضرت مولوی صاحب کی سیرت سے متعلق کوئی واقعہ یاد ہو۔ یا ان کا کوئی خط یا اچھا فوٹو موجود ہو۔ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

روح پرور واقعات کا یہ گرانقدر مرقع اس قابل ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد اس کو پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کرے۔ اس لئے دوست اپنے اپنے آرڈر بھیج کر کتاب ریزرو کرا لیں۔ قیمت تین روپیہ فی نسخہ ہو گی۔ (ڈاکٹر ملک نذیر احمد ریاض ربوہ)

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تشکیل

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انیسواں سال یکم نومبر ۱۹۵۵ء سے شروع ہو چکا ہے۔ گذشتہ سیلاب اور امسال کے بعد سالانہ اجتماع کی مصروفیت کی وجہ سے نئے سال کے عہدیداران کا تقرر اس سے قبل نہیں ہو سکا۔ اب مورخہ یکم دسمبر ۱۹۵۵ء کو محترم نائب صدر صاحب اول نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے نئی مجلس عاملہ مرکزیہ کا اعلان فرما دیا ہے۔ اس اعلان کے بعد سال رواں کے لئے مجلس عاملہ مرکزیہ کی تشکیل حسب ذیل صورت میں ہو گئی ہے۔ جملہ مجالس مطلع رہیں۔ (نائب معتمد مجلس مرکزیہ)

نائب صدر اول:- مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم بی بی ایس۔ نائب صدر دوم و مہتمم تعلیم مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف۔ معتمد و مہتمم اشاعت۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نائب معتمد۔ سید عبد الباسط۔ مہتمم وقار عمل مکرم چودھری سعید احمد صاحب عالمگیر۔ مہتمم مال مکرم ملک محمد رفیق صاحب مہتمم اصلاح و ارشاد مکرم چودھری شبیر احمد صاحب۔ مہتمم تربیت و اصلاح مکرم مولوی مقبول احمد صاحب مہتمم تحریک جدید مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب۔ مہتمم تجنید مکرم مولوی نور الحق صاحب تنویر۔ مہتمم اطفال مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مکرم چودھری محفوظ الرحمٰن صاحب۔ مہتمم خدمت خلق مکرم قاضی مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس سی۔ مہتمم عمومی و تنفیذ مکرم بشارت احمد صاحب بشیر۔ مہتمم مجالس بیرون مکرم شیخ مبارک احمد صاحب۔ مہتمم صنعت و حرفت مکرم میر مسعود احمد صاحب۔ محاسب مکرم چودھری بشیر احمد صاحب رائے ونڈی۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے افتتاح کے موقع پر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا طلباء سے پُر معارف خطاب

دنیا کے تمام علوم سیکھو اور اس بات کو یاد رکھو کہ تمہارا کردار ہمیشہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہونا چاہیئے

فرمودہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۵۴ء

قسط پنجم (آخری)

نوٹ: صیغہ زود نویسی اس تقریر کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل)

تقریر نویس مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی

اس کالج میں جو

غیر احمدی طالب علم

آئے ہیں۔ ان سے میں کہتا ہوں کہ اگر تم اس کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے ہو۔ تو صرف اسلام سیکھنے کے لئے۔ ورنہ اگر دنیوی ملازمتوں کو دیکھا جائے۔ تو ہماری جماعت کے لئے کئی قسم کی مشکلات ہیں۔

گویہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ مختلف قسم کی مشکلات کے باوجود احمدی گورنمنٹ سروسز میں عام طور پر منتخب ہو جاتے ہیں۔ اور یہ صرف ہمارے تعلیمی اداروں کی اخلاقی برتری کی وجہ سے ہے۔ دوسری جگہوں میں لڑکے سینما دیکھتے ہیں۔ بعض شراب بھی پیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے وقت کو لغویات میں ضائع کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک انگریز پادری نے یہ کہا تھا کہ جب تک اس ملک سے

حقہ کی عادت

نہیں جائے گی۔ یہ ملک دنیا کی نظروں میں عظمت حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی طرح میں یہ کہوں گا۔ کہ جب تک سینما دیکھنے اور ریڈیو کے گانے سننے کی عادت نہیں جائے گی۔ ہمارے ملک کو ترقی حاصل نہیں ہوگی۔ لیکن جو نوجوان ان عادتوں سے بچائے جائیں گے۔ وہ ترقی حاصل کریں گے۔ یوروپین لوگوں نے تعلیمی اداروں کے متعلق کئی قسم کے قواعد بنائے ہوئے ہیں اور انہوں نے طلباء پر بعض خاص پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں۔ لیکن ہمارا ملک ابھی اس بارہ میں بہت پیچھے ہے۔ جس کی وجہ سے طلباء

اخلاقی لحاظ سے بلند معیار

حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کے مقابلہ میں جو تعلیم تمہیں یہاں حاصل ہوگی۔ وہ تمہیں ہر سوسائٹی اور ہر مجلس میں ایک امتیازی مقام عطا کرے گی اور تمہارا سکہ دوسروں کے دلوں پر بٹھا دیگی۔ لوگ کہتے ہیں کہ احمدی جماعت کے لوگ سفارشوں کی وجہ سے ملازمتوں میں داخل ہو جاتے ہیں ان کی یہ بات بالکل غلط ہے۔ احمدیوں کے ملازمتوں میں لئے جانے کی وجہ صرف ان کے اخلاق ہیں۔ سفارشات نہیں۔ پس اگر تم اپنے

استادوں سے تعاون

کرو گے تو آئندہ زندگی میں تمہاری ترقی میں کوئی روک پیدا نہیں ہوگی۔ اور اگر ایک افسر متعصب ہونے کی وجہ سے کسی وقت تمہیں رد بھی کر دے گا۔ تو دوسرا افسر تمہارے اخلاق دیکھکر تمہیں جگہ دیدے گا۔ ایک دفعہ ایک پوسٹ کے لئے ایک (احمدی) دوست نے درخواست دی۔ لیکن جب وہ کمیشن کے سامنے پیش ہوا۔ تو اس کے بعض ممبران نے کہا۔ چونکہ یہ احمدی ہے۔ اسلئے ہم اسے یہ جگہ نہیں دے سکتے۔ کمیشن کا ایک انگریز بھی ممبر تھا۔ اس نے کہا تم اسکو موقعہ تو دو۔ اور دیکھو کہ یہ

اپنی قابلیت کی وجہ سے

اس جگہ کا مستحق ہے یا نہیں۔ اس کے کہنے پر انہوں نے اس احمدی کو موقع دے دیا۔ اور بعد میں کمیشن کے غیر احمدی ممبروں نے بھی کہا۔ کہ واقعہ میں یہی شخص اس پوسٹ کا حقدار تھا۔ پس اگر تم ایک جگہ تعصب کی وجہ سے رد کر دیئے جاؤ گے۔ تو دوسری جگہ تمہارے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے تمہیں لے لیا جائے گا۔ تم دیکھ لو۔ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو سر میاں فضل حسین صاحب نے ہی آگے کیا تھا۔ اور پھر بڑے زور سے آگے کیا تھا۔ گورنمنٹ نے کسی کام کے سلسلہ میں میاں فضل حسین صاحب کو افریقہ بھیجنا تھا۔ انہوں نے کہا میں اس شرط پر افریقہ جانا منظور کرتا ہوں۔ کہ تم میری جگہ

چودھری ظفر اللہ خاں صاحب

کو لگاؤ۔ پھر جب مستقل ممبری کا سوال آیا۔ تو انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ میرے پاس کئی غیر احمدی آئے۔ اور انہوں نے مجھے کہا۔ کہ کیا آپ اس کافر کو ممبر بنائیں گے۔ میں نے کہا۔ مجھے تو یہی کافر اس کام کے قابل نظر آتا ہے۔ تمہاری نظر میں اس سے بڑھ کر کوئی موزوں آدمی ہو۔ تو اس کا نام بتا دو۔ وہ کہنے لگے۔ کہ یہی سوال تھا جو مجھے ان سے چھڑا لیتا تھا۔ کیونکہ اس کے جواب میں ہر شخص اپنا نام ہی لیتا تھا۔ غرض کیریکٹر نہ ہونے کی وجہ سے قوم کئی قسم کی خوبیوں سے محروم ہو جاتی ہے۔ اگر تم اپنا کیریکٹر بنا لو گے۔ تو وہی کیریکٹر تمہارے لئے نیک نامی کا کفیل ہوگا۔ اور مستقبل میں تمہارا نام روشن کر دیگا۔

ضرورت اس بات کی ہے

کہ تم اپنے آپ کو تعلیم الاسلام کے لیبل کے مطابق بناؤ۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ کوئی اسلامی فرقہ جو اپنے اخلاق کی بنیاد قرآن کریم پر رکھتا ہے۔ تم اس میں شامل ہو جاؤ۔ سنی لعنت محض چند عقائد کی بناء پر ہے۔ لیکن جہاں تک اسلام کا سوال ہے۔ سارے فرقے مسلمان ہیں۔ تمہیں یہ بحث کرنے والے تو نظر آئیں گے۔ کہ خدا تعالےٰ جھوٹ بول سکتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ دیوبندیوں اور اہلحدیث کی بہت سی کتابیں اس مضمون پر لکھی گئی ہیں۔ لیکن تمہیں ایسا کوئی فرقہ نظر نہیں آئے گا۔ جو یہ کہے۔ کہ کوئی مسلمان جھوٹ بول سکتا ہے یا نہیں پس اگر قرآن کریم پر بنیاد رکھی جائے۔ تو تمام فرقوں میں بہت تھوڑا فرق رہ جاتا ہے۔ اور

اصل چیز قرآن ہی ہے

جس پر عمل کرنا ہر مسلمان کا اولین فرض ہے۔ بہر حال جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اصحابی کالنجوم بایّھم اقتدیتم اھتدیتم یعنی میرے سب صحابہ رضی ستاروں کی مانند ہیں۔ تم ان میں سے کسی کی بھی پیروی کرو۔ تم ہدایت پا جاؤ گے۔ اسی طرح تم کسی اسلامی فرقہ کے پیچھے چلو۔ تم اصولی اور بنیادی امور میں غلطی نہیں کرو گے۔ بے شک عقائد میں ہمارا دوسرے فرقوں سے کچھ نہ کچھ اختلاف ضرور ہوگا۔ لیکن عمل میں اگر یعنی نماز روزہ زکوٰۃ اور حج میں ہمارا ان سے کوئی اختلاف نہیں۔ اور اپنی عملی زندگی میں ہم نے کوئی اب اصول نہیں بنایا۔ جس پر اس سے پہلے کسی بزرگ نے عمل نہ کیا ہو۔ پس چند عقائد اور بعض مائنر ڈیٹیلز (Minor details) کے علاوہ سب اسلامی فرقوں کا آپس میں اتحاد ہے

جو اختلاف نظر آتا ہے

وہ بالکل ویسا ہی ہے۔ جیسے ہمارے ہاں رواج تھا۔ کہ لوگ شادی بیاہ پر نیوتا دیتے تھے۔ اور بدقسمتی سے یہ رواج بھی تھا۔ کہ جتنا کسی نے پہلے دیا ہو۔ کم از کم اتنا ضرور دیا جائے۔ ایک شادی کے موقعہ پر کسی بخیل نے بیس روپے نیوتا دینا تھا۔ اور اس قدر رقم دینا اسے دوبھر معلوم ہو رہا تھا۔ وہ باہر نکلا۔ تو کوئی غریب آدمی بھی باہر کھڑا تھا۔ جو اسی فکر میں تھا۔ کہ نیوتا کس طرح ادا کرے۔ اس بخیل نے دوسرے شخص سے کہا۔ آؤ میں تمہیں نیوتا نہ دینے کی ایک تجویز بتاؤں۔ چنانچہ وہ دونوں چھت پر چڑھ گئے۔ اور چھت کے اوپر پیر مارنے لگے۔ اس سے نیچے بیٹھے ہوئے لوگوں پر مٹی گری۔ گھر کے مالک نے آواز دی اور کہا تم چھت پر کون ہو۔ اس پر اس بخیل نے کہا۔ اچھا اب ہم کون ہو گئے۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ دونوں وہاں سے ناراض ہو کر چلے گئے۔ اس وقت مختلف اسلامی فرقوں کے درمیان جو اختلافات ہیں۔ وہ بھی اسی قسم کے ہیں۔ قبوری ڈاگما اور کریڈ آرام سے طے کرنے والی باتیں ہیں۔ یہ ایسی باتیں نہیں جن پر لڑا جائے۔ پس میں تم سب کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم تعلیم الاسلام پر عمل کرو۔ پھر چاہے تم کسی فرقہ کے عقائد کے مطابق چلو۔ تمہارے اختلافات دور ہو جائیں گے۔

اس کے بعد میں

اپنے بچوں سے کچھ کہنا چاہتا ہوں

جب میں نے دوسروں سے کہا ہے۔ تو ان سے کیوں نہ کہوں۔ میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ تم اپنے عمل سے یہ ثابت کر دو۔ کہ تمہارا ایک

قومی کیریکٹر

ہے اگر تم مثلاً کسی کے بہکانے سے سینما دیکھنے چلے جاتے ہو۔ تو تمہارا کیا کیریکٹر ہے۔ اگر تمہارا اتنا ہی کیریکٹر ہے۔ کہ ٹکٹ مفت مل گیا۔ تو سینما دیکھ لیا۔ تو جب ملک کی کسی دشمن سے لڑائی ہوئی۔ اور تم کسی دستہ فوج کے

گمانڈر ہوئے۔ تو کیا تم دباؤ کے نیچے آکر ملک کے راز افشاء نہیں کر دوگے۔ اگر تم چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنے کیریکٹر کا خیال نہیں رکھتے۔ تو تم بڑی باتوں میں اس کا خیال کیسے رکھو گے

تم

دیال سنگھ کالج

کو تو جانتے ہو گے۔ لیکن تمہیں شاید اسبات کا علم نہ ہو کہ اس کے بانی کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا۔ اس نے اسلام کا مطالعہ کیا۔ اس کا ایک مولوی سے دوستانہ تھا۔ اس نے جب اسلام کا مطالعہ کیا۔ تو اس نے اسے قبول کرنے کا ارادہ کر لیا۔ آریوں کو پتہ لگا تو انہوں نے اسے سمجھانا شروع کیا۔ اس نے کہا۔ مجھے اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس سے بہتر اور کوئی مذہب نہیں۔ انہوں نے کہا تم نے صرف کتابی علم حاصل کیا ہے۔ تم نے مسلمان لوگوں کے عمل کو نہیں دیکھا۔ تم اس مولوی کو جس سے تمہارا دوستانہ ہے ایک ہزار یا دو ہزار روپیہ دے دو۔ تو یہ تمہارے ساتھ شراب بھی پی لے گا۔ حالانکہ شراب اسلام نے حرام کی ہے۔ چنانچہ اس نے ایکدن اس مولوی سے کہا۔ کہ میں آپ کی وجہ سے اسلام قبول کر رہا ہوں اور اپنا سب کچھ چھوڑ رہا ہوں۔ تم دیکھتے ہو کہ میں شراب کا عادی ہوں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد تو مجھے شراب پینا ترک کرنا ہوگا۔ اب آخری دفعہ مجلس لگ جائے، تو کیا ہی اچھا ہو۔ اور پھر جب میں نے آپ کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ دینا ہے۔ تو آپ میری خاطر ایک دفعہ شراب پی لیں۔ میں آپ کی خدمت میں دو ہزار روپیہ نذرانہ پیش کر دوں گا چنانچہ مولوی صاحب نے دو ہزار روپیہ لے بھی لیا۔ اور شراب پی لی۔ اس سے اس نے معلوم کر لیا کہ آریہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں۔ وہی درست ہے۔ مسلمان کہتے کچھ اور ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں۔ چنانچہ وہ برہمو سماج میں چلا گیا۔

پس تمہیں اپنے آپ کو ایسا بنانا چاہیئے۔ کہ جو کچھ تم منہ سے کہتے ہو اس پر عمل بھی کرو۔ تمہارا قول اور فعل ایک ہو

آخر وجہ کیا ہے

کہ یوروپ والے تمہاری نقل نہیں کرتے لیکن تم یوروپ والوں کی نقل کرتے ہو درحقیقت جب تم ان کی نقل کرتے ہو تو اپنی ذلت پر آپ مہر لگاتے ہو۔

میں جب انگلستان گیا۔ تو چونکہ وہاں سردی زیادہ تھی۔ اسلئے میں کچھ علیگڑھ فیشن کے گرم پاجامے بھی بنوا کر ساتھ لے گیا۔ اور میرا ارادہ تھا کہ وہاں جاکر انہیں استعمال کرونگا۔ لیکن میں نے وہاں جاتے ہی پاجامے استعمال نہیں کر لیئے تھے۔ میں نے ابھی شلوار ہی پہنی ہوئی تھی۔ کہ ایک دو دن کے بعد

امام صاحب مسجد لنڈن

میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے کہ آپ کے سلوار پہننے کی وجہ سے لوگوں کو ٹھوکر لگ رہی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ امام جماعت احمدیہ ننگے پھر رہے ہیں۔ کیونکہ اگر کسی کی قمیص پتلون سے باہر ہوں۔ تو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ننگا ہے۔ میں نے کہا۔ اگر وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ میں نے ان کے وطن کا لباس نہیں پہنا۔ اسلئے میں ننگا ہوں تو یہ ان کی عقل کا فتور ہے۔ میں نے لباس پہنا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا بہر حال انکا لحاظ کرنا چاہیئے آپ سلوار کی بجائے پتلون پہن لیا کریں۔ میں نے کہا۔ میں آتی دفعہ چند پاجامے علیگڑھی فیشن کے سلوا کر لایا تھا۔ اور میرا ارادہ تھا کہ میں یہاں آکر وہ پاجامے استعمال کروں گا لیکن اگر انہیں اعتراض ہے کہ میں نے یہاں آکر ان کا لباس کیوں نہیں پہنا تو میں اب وہ پاجامے بھی استعمال نہیں کروں گا سلوار ہی پہنوں گا۔ شام کو سر ڈینی سن راس مجھے ملنے آئے۔ وہ علیگڑھ میں کچھ عرصہ رہ گئے تھے۔ ان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے میں نے ان سے ذکر کیا کہ میں یہاں آکر

اپنا ملکی لباس

پہنتا ہوں۔ اور آپ کے ملک کے لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ میں ننگا پھر رہا ہوں۔ آخر وہ کیوں بُرا مناتے ہیں کیا یہ ہمارا ملکی لباس نہیں۔ سر ڈینی سن راس نے کہا۔ وہ اسلئے بُرا مناتے ہیں کہ انہیں اس لباس کے دیکھنے کی عادت نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر مجھے بھی ان کا لباس دیکھنے کی عادت نہیں۔ میں اسے بُرا کیوں نہ سمجھوں۔ اگر کوئی روسی۔ جرمن یا فرانسیسی۔ آپ کے ملک میں آتا ہے اور وہ اپنا ملکی لباس استعمال کرتا ہے۔ تو آپ اسے بُرا نہیں سمجھتے لیکن اگر کوئی ہندوستانی یہاں آکر اپنا لباس استعمال کرتا ہے۔ تو آپ اس پر بُرا مناتے ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ آپ ہندوستانیوں کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ سر ڈینی سن راس نے کہا۔ ہاں بات تو یہی ہے۔ اس پر میں نے کہا۔ اگر یہی بات ہے۔ تو ہر عقلمند ہندوستانی کو چاہیئے۔ کہ وہ آپ کی کسی بات میں نقل نہ کرے۔ کم از کم میں اس بات کے لئے تیار نہیں۔ کہ آپ کو بڑا سمجھوں۔ اور اپنے آپ کو ذلیل سمجھوں۔ میں نے کہا۔ سر ڈینی سن راس مجھے سچ سچ بتا دیں۔ کیا آپ لوگ اپنے ذہن میں ہر اس ہندوستانی کو ذلیل نہیں سمجھتے۔ جو ہر بات میں آپ کی نقل کرتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ بات تو یہی ہے۔ پس تم نے ہر جگہ پھرنا ہے اگر تم

ہر بات میں دوسروں کی نقل کرو

تو تمہارے ملک اور مذہب کی کیا عزت رہ جائے گی۔ ہم جب انگلستان گئے۔ تو جس جہاز میں ہم سفر کر رہے تھے۔ اس کا ڈاکٹر مجھے ملا۔ وہ اٹلی کا رہنے والا تھا۔ وہ ابھی کنوارا تھا۔ میں نے اسے کہا تم شادی کیوں نہیں کرتے۔ وہ انگریزی نہیں جانتا تھا۔ اس نے اشاروں سے بات کو سمجھانے کی کوشش کی۔ اور ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں کہنے لگا۔ اٹالین وائف ہسبنڈ کم ہوم۔ نو سٹنگ۔ اے فرینڈ کم ہوم۔ نو .... (اس کے ساتھ اس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ منہ پر پوڈر لگاتی ہے) اٹالین نو وائف۔ یعنی اٹالین بیوی بھی کوئی بیوی ہے۔ جب خاوند گھر آتا ہے۔ تو وہ اسکی پروا بھی نہیں کرتی۔ لیکن جب کوئی دوست گھر آجاتا ہے۔ تو چہرہ پر پوڈر مل لیتی ہے۔

یہی حال ہمارا ہے۔ ہم غیر کو دیکھتے ہیں۔ تو اس کی نقل کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور جب گھر میں ہوں۔ تو دھوتی باندھ لیتے ہیں۔ گویا ہماری سادگی گھر والوں کے لئے ہے۔ اور ہمارا فیشن دوسروں کے لئے ہے۔ اگر ہم خود ایسا کرتے ہیں۔ تو دوسرا شخص ہمارے متعلق کیا خیال کرے گا۔ ہمارے ایک امریکن احمدی نو مسلم یہاں آئے۔ تو شلوار پہننے لگے۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ تم نے اپنے وطن کا لباس چھوڑ کر شلوار کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ اس میں آرام رہتا ہے۔ پس سلوار اگرچہ آرام دہ لباس ہے۔ لیکن ہم دوسروں کو دیکھ کر اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر جب یوروپین لوگ ہمارے ہاں آتے ہیں۔ تو اپنا لباس ترک نہیں کرتے اور یہ ایک قومی کیریکٹر ہے۔ تم بھی اپنے اندر کیریکٹر پیدا کرو۔ لیکن وہ کیریکٹر اسلامی ہو۔ غیر اسلامی نہ ہو۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔

اسلام میں کوئی خاص لباس نہیں

اسی طرح پتلون کوئی انگریزی لباس نہیں۔ انگریز تو کچھ عرصہ قبل کھال کی دھوتی پہنتے تھے۔ پتلون ترکی لباس ہے۔ اس لئے اس کے پہننے میں کوئی عیب نہیں۔ ہاں صرف نقل کرنے میں عیب ہے ورنہ یہ نہیں۔ کہ کوٹ کلمہ پڑھتا ہے۔ اور پتلون حضرت عیسٰی علیہ السلام کی عظمت کو ظاہر کرتی ہے۔ میں اس وقت کیریکٹر پر بحث کر رہا ہوں۔ اگر کوئی لباس آہستہ آہستہ ہماری قوم میں آجائے۔ تو آجائے اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن تم کسی کی نقل نہ کرو۔ آج سے چند سال قبل ہمارے باپ دادے موجودہ کاٹ کا کوٹ نہیں پہنتے تھے۔ کچھ کپڑا مہنگا ہو گیا ہے۔ اور کچھ وقار کی وجہ سے لوگوں نے پہلا کاٹ بدل لیا۔ پس جس طرح کوئی اسلامی زبان یا غیر اسلامی زبان نہیں۔ اسی طرح کوئی لباس اسلامی یا غیر اسلامی نہیں۔ جو لباس آہستہ آہستہ ہم میں آجائے، وہ ہمارے لباس کا حصہ ہے۔ اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن تم

اپنا کیریکٹر وہ بناؤ

جو اسلامی ہو۔ یعنی جس میں قومیت کا احترام ہو۔ اسلام نماز کی سہولت چاہتا ہے۔ اور جس لباس میں یہ خوبی ہو۔ وہی اسلامی لباس ہے۔ پس اس کالج میں رہتے ہوئے ہمیشہ اپنے ماٹو کو سامنے رکھو۔ اس سے تمہاری عزت بڑھے گی۔ اور لوگ تمہاری نقل کریں گے۔ تم ان کی نقل نہیں کرو گے۔

آخر میں

میں دعا کر دیتا ہوں

کہ خدا تعالیٰ اس کالج کو اس مقصد کے پورا کرنے والا بنائے۔ جس کے لئے اسے قائم کیا گیا ہے۔ اور اس کے طالب علم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شاگرد ہوں۔ جو لوگوں کو آپؐ کا صحیح چہرہ دکھانے میں کامیاب ہوں۔ ہماری کوتاہیوں اور بدعملیوں کی وجہ سے آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں پڑ رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ لوگوں کے قلوب کی اصلاح فرمائے۔ اور انہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں میں شامل فرمائے۔

شیطان اور اس کی حقیقت

(۴)

(از مکرم محمدؐ اشرف صاحب ناصر شاہد مبلغ سلسلہ)

کیا شیطان کو سزا ملے گی؟

قرآن مجید میں شیطان کی نسبت آتا ہے۔ خلقتنی من نار۔ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے۔ پس جو چیز آگ سے پیدا ہے۔ آگ میں جانا اس کے لئے عذاب تو نہیں۔ ایک انگارا کو اگر چولہے میں ڈال دو۔ تو اسے کیا عذاب ہے۔ صوفیا کا عام طور پر اس طرف رجحان ہے۔ کہ شیطان کے اظلال تو عذاب پائیں گے۔ لیکن خود شیطان نہیں کیونکہ وہ تو ایک امتحان لینے والی طاقت ہے۔ اور فرض ادا کر رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں ارشاد فرماتے ہیں

"اور یہ کہ خدا ان کو کیوں سزا نہیں دیتا۔ تو اس کا جواب یہی ہے۔ کہ شیطان کو سزا دینے کے لئے قرآن شریف میں وعدہ کا دن مقرر ہے۔ پس اس وعدہ کے دن کے منتظر رہنا چاہیئے۔ کئی شیطان خدا کے ہاتھ سے سزا پا چکے اور کئی پائیں گے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۸۱)

شیطان کے اثرات

شیطان کے اثرات تین قسم کے ہوتے ہیں۔

پہلا درجہ انسان کا شیطان کے ساتھ تعلقات کا ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے کوئی سیدھے راستہ پر جا رہا ہوتا ہے۔ اور شریر آدمی اسے کہہ دیتے ہیں۔ کہ ادھر نہ جاؤ بلکہ ادھر جاؤ۔ وہ یونہی تمسخر سے کہتے ہیں۔ اور کوئی ان کی بات مان لیتا ہے۔ تو گمراہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح شیطان ابتداء میں اسی طرح کا دھوکا دیتا ہے۔ اور جب کوئی اس کے دھوکے میں آجاتا ہے۔ تو اسے گمراہ کر دیتا ہے۔ لیکن اس وقت اس کے ساتھ ملائکہ موجود ہوتے ہیں۔ وہ سیدھے راستہ پر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جب کوئی بار بار شیطان کی بات ماننے لگتا ہے۔ تو اس حالت سے اور زیادہ بری حالت میں چلا جاتا ہے۔ اور شیطان کے ساتھ بار بار ملنے کی وجہ سے ان کا آپس میں دوستانہ تعلق ہو جاتا ہے۔ جس کی نسبت خداوند کریم فرماتا ہے۔ ومن یکن الشیطان لہ قرینا فساء قرینا۔ (النساء - ۳۹) کہ شیطان ان کا قرین بن جاتا ہے۔ اور یہ بہت برا دوست ہے۔ یہ دوسرا درجہ ہوتا ہے۔

پھر تیسرا درجہ شروع ہوتا ہے۔ یعنی شیطان آقا بن جاتا ہے۔ اور انسان اس کا غلام۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ عبد الطاغوت ہیں۔ یعنی وہ شیطان کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے غلام ہو جاتے ہیں۔ گویا وہ جو نیکی کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ وہ تو آخر ملائکہ پر سوار ہو جاتا ہے۔ اور یہ جو بدی کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ اس پر آخر شیطان سوار ہو جاتا ہے۔

فرشتے اور شیطان کی تحریک میں امتیازات

اول:۔ فرشتے کی طرف سے وہی تحریک ہوگی۔ جس کا نتیجہ نیک ہوگا۔ لیکن اگر نتیجہ بد ہو۔ تو وہ تحریک شیطان کی طرف سے ہے۔ مثلاً کسی کو نماز کے لئے کہتا ہو۔ تو بجائے علیحدگی کے بہت سے لوگوں کے درمیان کہہ دیا کہ تو نماز نہیں پڑھتا۔ اس لئے منافق ہے۔ اس منافقت کو چھوڑ دے۔ یہ تحریک تو نیک ہے لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اتنے آدمیوں کے سامنے جو اس طرح کہا جائیگا۔ تو وہ نماز کا ہی انکار کر دے گا۔

دوم:۔ فرشتے کی تحریک میں موازنہ ہوتا ہے۔ لیکن شیطان کی تحریک ایسی نہیں ہوتی شیطان ایک نیکی کراتا ہے۔ لیکن اس کی وجہ سے اس سے بڑی نیکی کو چھڑانا اس کے مدنظر ہوتا ہے۔ مثلاً نماز کی جماعت ہو رہی ہے۔ ادھر خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ نفل پڑھیں اب اگر جماعت کے چھوٹ جانے کی پروا نہ کی جائے۔ اور نفل پڑھے جائیں۔ تو یہ شیطانی تحریک ہوگی۔ کیونکہ بڑی نیکی کو چھوٹی نیکی کے لئے ترک کر دیا گیا۔

سوم۔ تیسرا فرق یہ ہے۔ کہ ملائکہ کی تحریک میں ترتیب ہوتی ہے۔ وہ درجہ بدرجہ ترقی کرتی ہے۔ جیسے بچہ کو ماں پہلے اٹھا کر چلتی ہے۔ پھر اسے پکڑ کر چلاتی ہے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ بچہ چلنا سیکھ جاتا ہے۔ لیکن شیطانی تحریک کی یہ مثال ہوگی۔ کہ جس طرح دشمن بچہ کو اٹھا کر یک لخت پھینک دے۔

چہارم:۔ شیطانی تحریک کبھی اس قسم کی ہوتی ہے۔ کہ انسان پر دوسرے کے عیبوں اور نقصوں کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ مگر فرشتہ کی تحریک والا شخص دوسرے کے متعلق نیک ہی خیال کرے گا۔

پنجم:۔ جب انسان کوئی نیکی کرنے لگتا ہے۔ اور ایسا انسان ادنیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا نہیں ہوتا۔ تو شیطان اس کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیتا ہے۔ کہ لوگ کہیں گے کہ یہ ریا کے طور پر کرتا ہے۔ اس لئے کرنا ہی نہیں چاہیئے۔ ایسا شخص جب مسجد میں جانے لگے گا۔ تو شیطان اس کے دل میں ڈالے گا۔ کہ لوگ تجھے دیکھیں گے اور کہیں گے یہ بھی نمازی ہے۔ اور اس طرح ریا ہو جائے گا۔ اس لئے مسجد میں جانا ہی نہیں چاہیئے۔ اس طرح شیطان نماز باجماعت سے روک لیگا۔ (بحوالہ ملائکۃ اللہ تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

رحمانی اور شیطانی خواب میں تمیز

"سچی خواب اپنی سچائی کے آثار آپ ظاہر کر دیتی ہے۔ وہ دل پر ایک نور کا اثر ڈالتی ہے۔ اور میخ آہنی کی طرح اندر کھب جاتی ہے۔ اور دل اس کو قبول کر لیتا ہے۔ اور اس کی نورانیت اور ہیبت بال بال پر طاری ہو جاتی ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲)

شیطانی تحریک سے بچنے کا طریق

جب شیطان کسی نیکی کی تحریک کرے۔ اور غرض اس کی یہ ہو۔ کہ کسی بڑی نیکی کو چھڑا کر بدی کرائے۔ تو ایسے موقع پر موازنہ کر لینا چاہیئے۔ اور جس نیکی سے شیطان باز رکھنا چاہے۔ وہ بھی کر لی جائے۔ اور جو نیکی کرائے۔ وہ بھی کر لی جائے۔ ایک دفعہ حضرت معاویہ رضؓ کی صبح کے وقت آنکھ نہ کھلی۔ اور جب کھلی تو دیکھا۔ کہ نماز کا وقت گزر گیا ہے۔ اس پر وہ سارا دن روتے رہے۔ دوسرے دن انہوں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک آدمی آیا ہے۔ اور نماز کے لئے اٹھاتا ہے۔ انہوں نے پوچھا۔ تو کون ہے۔ اس نے کہا۔ میں شیطان ہوں۔ جو تمہیں نماز کے لئے اٹھانے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ تجھے نماز کے لئے اٹھانے سے کیا تعلق۔ یہ بات کیا ہے۔ اس نے کہا۔ کل جو میں نے تمہیں سوتے رہنے کی تلقین و تحریک کی۔ اور تم سوتے رہے۔ اور نماز نہ پڑھ سکے۔ اس پر تم سارا دن روتے رہے۔ خدا نے کہا۔ اسے نماز باجماعت پڑھنے سے کئی گنا بڑھ کر ثواب دے دو۔ مجھے اس بات کا صدمہ ہوا کہ نماز سے محروم رکھنے پر تمہیں اور زیادہ ثواب مل گیا۔ آج میں اس لئے جگانے آیا ہوں۔ کہ آج بھی کہیں تم زیادہ ثواب نہ حاصل کر لو۔ تو شیطان تب پیچھا چھوڑتا ہے۔ جبکہ انسان اس کی بات کا توڑ کرتا رہے۔ اس طرح وہ مایوس ہو کر چلا جاتا ہے۔ اور یہ بات اسلام سے ثابت ہے۔ کہ شیطان مایوس ہو جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم شیطانی خیالات و وساوس سے بچے رہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں جو نیکی ہمارے لئے ہے۔ اس سے محروم نہ ہو جائیں۔ اور خدا ہمارے شیطان کو مسلمان کر دے۔ اور ہم اس موذی اور خطرناک دشمن سے محفوظ رہ سکیں۔ جو خود اور اس کے اظلال انسان کی گھات میں ہر دم لگے رہتے ہیں۔ تا وہ ہم سے کوئی بدی سرزد کرائے۔ دعا ان سب چیزوں کا توڑ ہے۔ اگر ہم خدا سے استغفار مانگتے رہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ شیطان دھتکار نہ دیا جائے۔ اللّٰھم آمین۔

اعلان

غلام رسول صاحب ابن مولوی میر ولی صاحب ہزاروی کے ذمہ عرصہ سے ایک رقم واجب الادا ہے۔ جس کے متعلق انہوں نے اور ان کے والد نے جلد ادائیگی کا وعدہ کیا تھا۔ چونکہ وہ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہوں نے یا ان کے والد نے ۲۰ ر دسمبر ۱۹۵۵ء تک رقم ادا نہ کی۔ تو ان کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کی جائے گی۔ (قائم مقام ناظر امور عامہ)

ضروری اطلاع

خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب زعیم اعلیٰ مقامی مجلس انصار اللہ لاہور کی علالت طبع کی وجہ سے ایک ماہ سے ان کی جگہ سید بہاول شاہ صاحب بہلے نسبت روڈ لاہور کو قائم مقام زعیم اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت ان کی فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعاء

دو ماہ سے میرے دائیں کان کے پردہ میں سوراخ ہو گیا ہے۔ اور قوت شنوائی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ کان کے ماہر خصوصی ڈاکٹر کا علاج کروا رہا ہوں مگر ابھی تک آرام نہیں۔ احباب دردِ دل سے میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار الٰہی بخش ریٹائرڈ پوسٹماسٹر راولپنڈی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

چندہ جلسہ سالانہ ۵۵ء

جلسہ سالانہ کے انعقاد میں اب تین ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ مورخہ ۲۳/۱۱/۵۵ تک جلسہ سالانہ کے تدریجی بجٹ کے مطابق جتنی وصولی ہونی چاہئے تھی اس سے بہت کم ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ بہت سی جماعتوں نے کماحقہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں پوری توجہ سے کام نہیں لیا ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جملہ عہدیداران مال کی خدمت میں التماس ہے کہ احباب کرام سے ان کا واجب الادا بقایا چندہ جلسہ سالانہ اس ماہ میں وصول کر کے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ فرماتے ہوتے عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال ربوہ

جلسہ سالانہ کیلئے دیگوں کی ضرورت

جیسا کہ اکثر دوستوں کو علم ہوگا کہ قادیان دسمبر ۱۸۹۱ء کے جاری شدہ لنگر جلسہ سالانہ کے لئے ناظر صاحب ضیافت (محترم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم رضی اللہ تعالے عنہ) نے ایک دفعہ ۳۵-۱۹۲۴ء میں ضرورت کے مطابق احباب کو جلسہ کے لئے دیگیں دینے کی تحریک فرمائی۔ ضرورت پوری ہو جانے پر تحریک بند کر دی گئی۔ پھر جب دس سال کے بعد سلسلہ کی ضرورت کے لئے مزید دیگوں کی ضرورت پڑی تو پھر ۳۵-۱۹۳۴ء میں تحریک کی گئی۔ احباب جانتے ہیں کہ اس وقت کے افسر جلسہ (ناظر صاحب ضیافت مرحوم) جن کی قلم اور زبان میں وہ اثر تھا کہ دوست سلسلہ کی ضرورت حقہ کی طرف فوری توجہ کرتے تھے اور ضرورت پوری ہو جاتی تھی۔ بہر حال ۱۹۳۵ء کی تحریک کے مطابق بھی ضرورت پوری ہو گئی۔ اور جلسہ سالانہ کے لئے سینکڑوں دیگیں جمع ہو گئیں۔ اور پھر یہ تحریک ضرورت پوری ہونے پر بند کر دی گئی اور ان دیگوں پر معطی حضرات کے نام لکھ دئیے گئے تھے مگر یہ اثاثہ تو قادیان میں ہی رہ گیا۔

اب یہاں ربوہ آکر پہلے سے بھی زیادہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ احباب کرام کو معلوم ہے کہ ۱۹۴۹ء سے ربوہ میں جلسہ ہو رہا ہے اور اب یہ آٹھواں جلسہ قریب نظر آ رہا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالے کی تائید اور نصرت کے تحت ہر سال مہمانوں کی تعداد میں اضافہ اور زیادتی متواتر ہوتی جا رہی ہے اسی طرح جلسہ سالانہ کے سامان میں اضافہ اور فراہمی کی شدید طور پر ضرورت بڑھ رہی ہے اور جلسہ کے لنگروں کے ناظمین کو بڑی دقت ہوتی ہے۔ اب تک تو نہایت تکلیف دہ حالات میں بڑی مشکل سے گذارہ کیا جاتا رہا ہے اس لئے احباب جماعت سے پرزور تحریک کرنے کی جرأت کرتے ہوئے امیدوار ہوں کہ احباب سلسلہ کی اس ضرورت کی تکمیل کے لئے اپنے یا اپنے اور والدین و دیگر اقرباء و اعزا کے ایصال ثواب کے واسطے ایک ایک دیگ کا عطیہ دیں۔ معطی حضرات کا نام دیگ پر لکھ دیا جائے گا جو ہمیشہ یادگار رہے گا۔ امید ہے کہ میری اس تحریک کا فوری جواب احباب جماعت دے کر ممنون فرمائیں گے۔ اور دیگ جس کا وزن کم از کم ایک من ہو یا اس کی قیمت افسر جلسہ سالانہ ربوہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام بھجوا دیں گے۔ امید ہے کہ احباب فوری توجہ کر کے اور یہ خاص ضرورت پوری کر کے میزبان کی امداد کر کے اکرام ضیف کا موجب ہوں گے۔

خاکسار مرزا ناصر احمد ایم اے افسر جلسہ سالانہ

چندہ عام کی تفصیل بھیجی جائے

اکثر اوقات سیکرٹریان مال چندہ عام مرکز میں بھجواتے وقت معطی حضرات کی اسم وار چندہ کی تفصیل سے اطلاع نہیں دیتے۔ چونکہ نظارت بیت المال میں ہر صاحب کا نام بنام تفصیلی حساب رکھا جاتا ہے۔ اس لئے ایسی تفصیل ضروری ہوتی ہے۔ نظارت ہذا کو بار بار اس کا مطالبہ کرنا پڑتا ہے سیکرٹریان مال مہربانی کر کے چندہ عام بھجواتے وقت معطی حضرات کو اسم وار چندہ کی تفصیل مع ان کے الاٹمنٹ نمبر کے بھجوا یا کریں۔

ناظر بیت المال ربوہ

درخواست دعاء میری اہلیہ بیمار ہے۔ احباب کرام سے اس کی صحت و عافیت اور اپنے شیر خوار بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے (اقبال محمد خاں - لاہور)

قافلہ قادیان کے متعلق نہایت ضروری اعلان

خواہشمند احباب جلد اپنی درخواستیں بھجوا دیں

جن دوستوں کے پاس ہندوستان کا پاسپورٹ موجود ہو اور وہ قافلہ قادیان میں شامل ہونا چاہیں تو وہ اپنا پاسپورٹ معہ تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹوؤں کے دفتر ہذا میں ۱۰ دسمبر ۱۹۵۵ء سے پہلے پہلے بھجوا دیں تاکہ ان کے ویزا کا انتظام کیا جا سکے۔ جن دوستوں کے پاسپورٹ دفتر ہذا میں پہلے سے محفوظ ہیں۔ ان کو صرف تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو بھجوانے ہوں گے۔ اس وقت قافلہ کی درخواستوں میں گنجائش ہے۔ اس لئے ایسی درخواستوں کا دفتر ۱۰/۱۲/۵۵ تک منتظر رہے گا۔ خواہشمند احباب فوری توجہ کر کے بواپسی اطلاع دیں اور قادیان کی زیارت حاصل کر کے ثواب حاصل کریں۔

خاکسار مرزا عزیز احمد ایم۔ اے انچارج دفتر حفاظت مرکز (ربوہ)

نہری اراضی

لیہ وکوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ میں تین مقامات پر وہاں کے لحاظ سے اعلے درجہ کی زمین جسے نہر کا پانی لگتا ہے قابل فروخت ہے۔ لیہ میں ہمارے مینیجر چوہدری فضل الرحمٰن صاحب احمدی ہیں۔ ان کا پتہ بلاک ۱۲ لیہ ہے۔ خواہشمند احباب زمین کو دیکھنے کے لئے ان سے وقت طے کریں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ گذشتہ ہفتہ خود خاکسار کے ہمراہ تشریف لے گئے اور تینوں رقبات کو دیکھا۔ جو احباب زمین کی موجودہ حالت کے متعلق ربوہ میں معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ ان سے کر سکتے ہیں۔ خاکسار احمدیہ اسٹیٹس کے دورہ پر جا رہا ہے۔ جو احباب اس سلسلہ میں ربوہ تشریف لائیں وہ قیمت کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے وکالت زراعت کے انچارج مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب و مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف سے ملیں۔ ۲۰ دسمبر تک جو احباب بندہ کو لکھنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

محمد آباد اسٹیٹ براستہ ٹاہلی بھر پارکر (مشتاق احمد باجوہ وکیل الزراعت)

اعلان برائے نمائش بر موقعہ جلسہ سالانہ ۵۵ء

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام صنعتی نمائش لگائی جائے گی۔ تمام لجنات اماء اللہ پاکستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی لجنہ کی طرف سے اس نمائش کے لئے اشیاء ارسال کریں۔ یا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہمراہ لائیں (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ جات مطلوب ہیں!

(۱) خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار مہاجر کشمیر جو ڈونگا گلی بنگلہ ۱۵ براستہ مری صوبہ سرحد میں رہتے تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں

(۲) میاں عبدالرحیم صاحب ادجلوی جو جوہر آباد ضلع سرگودھا میں ملازم تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

مذہب کی جانب انسان کی واپسی

امریکہ میں جدید سائنسی تعلیمات اور مادی فلسفوں کے مطالعے سے نوجوانوں میں مذہب اور خدا سے بیزاری کا رجحان عام ہو گیا تھا۔ بیسویں صدی کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اس نے نئی پود سے اعتقاد اور یقین کی وہ لازوال متاع چھین لی جو صدیوں سے خداپرستی کے تصور نے نوع انسانی کو عطا کر رکھی تھی۔

ایمہرسٹ کالج کے شعبۂ دینیات میں داخلہ لیتے وقت ہر طالب علم چند برس پیشتر کہا کرتا تھا۔ "میں اپنا ذہنی اور جذباتی توازن کھو چکا ہوں مذہب کو میں مدتوں پہلے ترک کر چکا ہوں اور سائنس پر سے میرا اعتماد زائل ہوتا جا رہا ہے۔"

یہ تھی امریکی نوجوانوں کی نفسیات جنہیں سائنس نے مذہب سے اولاً برگشتہ کر دیا اور بعد ازاں خود انسان کے ذوق تجسس کی تشفی کرنے سے قاصر رہی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر تشکیک پسندی کی بیزاری اور تلخی نے نوجوانوں کی نفسیات کو مسموم کر دیا۔ امریکی نوجوانوں کی پوری نسل اسی تشکیک کی شکار رہی ہے اور کائنات اور اس کے خالق کے بارے میں طرح طرح کے سوالات سوچتی رہی ہے۔ چنانچہ آج کا امریکی نوجوان گذشتہ ربع صدی کی تشکیک پسندی کے دائرے سے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔

نیویارک کارنیگی کارپوریشن نے اپنی سہ ماہی رپورٹ شائع کی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چار ماہرین عمرانیات نے بارہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے سات ہزار طلباء سے ان کے ذہنی مسائل کے بارے میں استفسارات کئے تھے۔

ہر دس میں سے آٹھ طلباء نے ان استفسارات کے جواب میں مذہبی اعتقادات کی ضرورت پر زور دیا۔ اور صرف ایک فیصد نے ملحد ہونے کا دعویٰ کیا۔ طلباء نے کسی خاص مذہبی نقطۂ نظر کے ساتھ اپنی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ کوئی ایسا مذہبی تصور ضرور ہونا چاہیئے جو خدا کے خالق کل اور عقل کل کے نظریئے پر مبنی ہو۔

امریکی نوجوانوں میں مذہب کی جانب واپس آنے کا یہ نیا رجحان پیدا ہوا ہے جو انسان کو اس کا معصومانہ اعتقاد اور یقین واپس لوٹا دینا ہے

۱۹۳۳ء میں ییل یونیورسٹی میں مذہب کی تعلیم کے صرف تین انڈر گریجویٹ کورس ہوتے تھے اور صرف چار طالب علم اس میں شریک ہوئے تھے۔ مگر اس وقت یونیورسٹی نے مذہبی تعلیم کے بارہ کورس شروع کر رکھے ہیں اور ان میں چار سو سے زائد طالب علم شریک ہوئے ہیں۔ مذہبی کتب کی مانگ میں اضافے کے پیش نظر دینیات کا ایک جدا شعبہ قائم کر دیا گیا ہے۔

گرجوں کی اتوار کی حاضری میں بھی اضافہ ہونے لگا ہے۔ اس وقت گرجوں کی حاضری چار سو سے بڑھ کر ایک ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ اس طرح شکاگو، پرنسٹن اور کیلیفورنیا یونیورسٹیوں میں بھی مذہبی تعلیم کی توسیع اور ترقی کے میدان میں شاندار ترقی ہوئی ہے

نکولس میکنائیٹ گذشتہ ۲۰ برس سے کولمبیا کالج میں شعبۂ دینیات کے ڈین رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے طلباء میں مذہب کے بارے میں اس قدر دلچسپی کبھی محسوس نہیں کی تھی جتنی آجکل محسوس کر رہا ہوں

بعض ماہرین عمرانیات کا خیال ہے کہ مذہب کی جانب نوجوانوں کی واپسی ایک بغاوت کے خلاف دوسری بغاوت ہے۔ نوجوانوں کی پہلی نسل نے مذہب کو ایک فرسودگی قرار دے کر اس سے بغاوت کی تھی مگر آج کی نسل مذہب سے بیزاری کے رجحان کو بھی ایک فرسودگی قرار دے رہی ہے

ہارورڈ کے مسیحی اخلاقیات کے ایک پروفیسر جارج بٹرک نے کہا ہے کہ نظریات میں انقلاب کا چکر اب اپنے نقطہ آغاز پر لوٹ آیا ہے ایک بار ہم نے ایمان پر شبے کا اظہار کیا تھا۔ آج ہم اپنے شبہات پر تشکیک کا اظہار کر رہے ہیں۔"

ولیم جیو ہگین نے اس انقلاب کی وجہ وہ خطرہ قرار دیا ہے جو ایٹمی ایجادات نے پوری انسانیت کو لاحق کر دیا ہے۔ اس ماہر عمرانیات کے بیان کے مطابق گذشتہ دو عالمی جنگوں نے قوموں کے تہذیبی تصورات الٹ پلٹ کر رکھ دیئے ہیں اور آج کا انسان ایٹمی ہتھیاروں کے خطرے کو پوری نسل انسانی کی خودکشی کے مترادف سمجھتا ہے۔

"ان حالات میں نوع انسان کی بقا کا واحد راستہ مذہب کی جانب انسان کی واپسی ہے۔"

دینیات کے ایک پروفیسر کلیرنس شیڈ نے نوجوانوں کی موجودہ ذہنی ساخت کا بڑا حقیقت پسندانہ تجزیہ کیا ہے ان کے الفاظ میں "آج کی نسل سائنس کی پیدا کردہ تشکیک سے تھک چکی ہے اور اس میں زندگی بسر کرنے کی مستقل بنیادوں کی تلاش کا جذبہ بڑی شدت اختیار کر گیا ہے۔ انسان نے تشکیک پسندی کے غلبے کے تحت طرح طرح کے تصورات کے ساتھ اپنی وفاداریوں کے رشتے استوار کئے۔ مگر یہ تمام رشتے بار بار ٹوٹتے رہے۔ اور آج کے نوجوان اپنی وفاداری کا کوئی مستقل رشتہ ڈھونڈنا چاہتے ہیں۔

امریکی ذہن کی موجودہ فکری نہج اس عہد کا ایک بڑا انقلاب ہے۔ اور یہ انقلاب ہے مذہب کی جانب انسان کی واپسی کا رجحان"

(کوہستان یکم دسمبر ۱۹۵۵ء)

امانت کی رقوم پر زکوٰۃ واجب ہے

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کردہ امانت ذاتی کی رقوم پر بھی شریعت کے احکام کے مطابق زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہے ہاں اگر کوئی شخص لکھ دے کہ میں یہ روپیہ یا اس میں سے اتنا روپیہ سلسلہ کو قرض دیتا ہوں اور جب واپس لینا ہوگا تین ماہ کا نوٹس دے کر واپس لوں گا۔ تو ایسے شخص کی اتنی رقم پر زکوٰۃ عائد نہ ہوگی کیونکہ قرض دیئے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

نیز اگر کسی شخص کا روپیہ بطور امانت کسی دوسرے شخص کے پاس یا بینک میں جمع ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

پس ایسے احباب جن پر امانتی رقوم کی زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے مہربانی کر کے اپنی امانتوں کا جائزہ لے کر اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں اور زکوٰۃ کی رقم ادا کر کے اپنے مالوں کو پاکیزہ اور بابرکت بنائیں

(ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

خدا تعالیٰ نے برادرم رفیق احمد صاحب ٹیلر ماسٹر کراچی کو اپنے فضل سے تین لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ زچہ و بچہ کو صحت دے اور نومولود کو خادم دین اور نیک بنائے۔ آمین

(سردار محمد ربوہ)

قابل فروخت انجن و چکی و آرہ مشین

ہمارے ہاں دو انجن معہ چکی آرہ مشین قابل فروخت ہیں۔ ایک انجن ولایتی ساخت بلیک سٹون ۲۶ تا ۲۷ ہارس پاور کا اور دوسرا دیسی ساخت پر نیکٹ رسٹن ۲۲ ہارس پاور کا ہے۔ ان انجنوں کے ساتھ چکی و آرہ کا سامان وغیرہ بھی ہے۔ ہر دو انجن اچھی حالت میں چل رہے ہیں۔ جو احباب ان کو خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب ریٹائرڈ انجینئر وفات پاگئے

اناللہ وانا الیہ راجعون

خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب ریٹائرڈ انجینئر (آف رحمت منزل قادیان) دو تین ماہ ربوہ میں بیمار رہنے کے بعد مؤرخہ ۴ دسمبر ۱۹۵۵ء کو لاہور میں (جہاں دو روز پیشتر آپ کو بغرض علاج لے جایا گیا تھا) انتقال فرماگئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۶ سال تھی۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا

مؤرخہ ۵ دسمبر کو لاہور سے آپ کا جنازہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے اسی روز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

نقشہ ربوہ

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

نظارت ہذا نے پوری احتیاط کے ساتھ ربوہ کا بڑے سائز کا نقشہ شائع کرایا ہے۔ جس میں سڑکوں گلیوں۔ محلہ جات و دیگر مشہور پبلک مقامات کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اس نقشہ کے شائع کرانے کی ایک بڑی غرض یہ بھی ہے کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے دوست اس نقشہ کی مدد سے اپنی جائے رہائش تک بآسانی پہنچ سکیں۔ اس سلسلہ میں اس نقشہ سے وہ دوست زیادہ فائدہ اٹھاسکیں گے جو جلسہ سالانہ سے پہلے منگوا کر اس کا مطالعہ کریں گے۔

نقشہ محدود تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ ضرورت مند احباب کو چاہیئے کہ جلسہ سے پہلے منگوالیں افراد بہ آنے۔ دوکاندار اور جماعتیں جبکہ ان کا آرڈر ۲۵ یا اس سے زائد ہو ۱۲ آنے فی نقشہ کے حساب سے نظارت ہذا سے حاصل کریں۔ ایک آنہ پوسٹیج میں تین نقشے بھیجے جا سکتے ہیں۔ ڈاک خرچ قیمت کے علاوہ ہوگا۔ تھوڑے نقشوں کی صورت میں قیمت بذریعہ ٹکٹ بھجوائی جاسکتی ہے۔ ٹکٹ ایک آنہ والا ہو۔

سیالکوٹ اور ربوہ کے درمیان کرکٹ کا دوروزہ میچ

دونوں ٹیموں کی طرف سے بیٹنگ اور بولنگ کا شاندار مظاہرہ

ربوہ میں مؤرخہ ۲ و ۳ دسمبر کو سیالکوٹ کرکٹ کلب اور ربوہ کرکٹ کلب کے درمیان ایک دوروزہ میچ ہوا۔ جس میں اگرچہ ہار جیت کا فیصلہ نہ ہوسکا۔ لیکن دونوں ٹیموں نے بیٹنگ اور بولنگ کے اعتبار سے نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا دونوں ٹیموں کا سکور حسب ذیل رہا۔

	پہلی اننگ	دوسری اننگ	
ربوہ کرکٹ کلب	۸۳	۹۴	آل آؤٹ
سیالکوٹ کرکٹ کلب	۷۸	۷۰	پانچ وکٹوں پر

بیٹنگ میں ربوہ کی طرف سے پہلی اننگ میں سید نسیم شاہ نے اور دوسری اننگ میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (کیپٹن) نے نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ دونوں نے اکتیس اکتیس رنز بنائیں سیالکوٹ کرکٹ کلب کے مسٹر شبیر اور خواجہ محمود انور کا کھیل نمایاں شان کا حامل تھا (باقی)

(باقی) بولنگ میں ربوہ کی طرف سے صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب اور سیالکوٹ کی طرف سے سید نذیر حسین شاہ صاحب (کیپٹن) نے کم سے کم رنز دے کر زیادہ سے زیادہ وکٹ لئے اور اس طرح میچ کے دوران نہایت اعلے درجہ کی بولنگ دیکھنے میں آئی۔ (نامہ نگار)

نئی دہلی ۶ دسمبر۔ شاہ سعود جو آجکل ہندوستان کے دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ کل حیدرآباد دکن پہنچ گئے۔ شاہ سعود نے علی گڑھ یونیورسٹی کو ۵۰ ہزار روپے دیئے ہیں

چوہدری محمد عبداللہ صاحب ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو صدمہ

چودھری محمد عبداللہ صاحب ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کا نوعمر بچہ عزیز عبدالمنان ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد ۳۰ نومبر ۱۹۵۵ء کو وفات پاگیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے

ضروری اعلان

ماہ نومبر کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جاچکے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم ۱۰ دسمبر تک دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہیئے (مینجر الفضل)